سوال

(78) غالباً وہ کسی کے طفیل کے ساتھ دعا مانگنے کو بدعت حسنہ سمجھتے ہیں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت محترم حافظ صاحب السلام علیکم! مولانا عبد اللہ درخواستی کا فتویٰ ارسال ہے، انہوں نے عجیب و غریب فتویٰ دیا ہے غالباً وہ کسی کے طفیل کے ساتھ دعا مانگنے کو بدعت حسنہ سمجھتے ہیں۔ آپ اس پر کچھ تفصیلی روشنی ڈالیں اور اس طفیل کے مسئلہ میں یہ بھی تحریر فرمائیں کہ دعا مانگنے کا سنت طریقہ کیا ہے، مکہ شریف میں مولوی عبد الحق صاحب سے سنا تھا وہ فرماتے تھے: دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے الحمد شریف، پھر دعا، پھر آمین اور پھر درود شریف، کیا یہ ٹھیک ہے؟ (محمد شفیع خانپوری)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(از حضرت العلام حافظ صاحب روپڑی) اس طرح دعا کرنا بدعت ہے کیونکہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ حدیث میں ہے:

((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَھُوَ رَدٌّ)) (مشکوۃ)

’’جو کوئی ہمارے دین میں نیا کام جاری کرے جو دین میں نہیں، وہ مکروہ ہے۔‘‘

(اس مسئلہ کی تفصیل ہمارے رسالہ دعا ((بحرمتہ انبیاء)) میں ہے جو عنقریب طبع ہو رہا ہے انشاء اللہ) اور دین میں بدعت حسنہ کا وجود ہی نہیں، کیونکہ حدیث میں ہے:

((کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

’’ہر بدعت گمراہی ہے۔‘‘

ہاں دین میں کوئی چیز ثابت ہو، جیسے عثمانی رضی اللہ عنہ (جمعہ کی پہلی) اذان پر اجماع ہو گیا اور اجماع شرع دلیل ہے۔ پس شرع میں اس کا وجود ثابت ہو گیا۔ چنانچہ اس کا ذکر فتح الباری میں ہے۔

اب لغوی معنی سے اس کو بدعت کہا جا سکتا ہے۔ نہ شرعی معنی سے، کیونکہ شرع میں اس کا وجود ہے۔ اسی طرح پہلے کوئی کام ہوتا ہو اور کسی وجہ سے ترک ہو گیا ہو تو اس کو کوئی جاری کرے تو اس کو بھی لغوی معنی سے بدعت کہہ سکتے ہیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو بدعت کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن نماز تراویح پڑھائی، پھر

فرض ہونے کے خوف سے ترک کر دی، جیسے مسلم شریف میں ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ کے بعد سلسلہ وحی منقطع ہونے کی وجہ سے فرض کا خوف نہ رہا، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاری کر دیں، یہ معنی ہیں: ((مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فِي الإِسْلَامِ)) (الحدیث) کا۔ یعنی اچھا طریق جو اسلام میں ثابت ہو اور کسی وجہ سے بند ہو گیا ہو۔ کوئی اس کو جاری کر دے تو اس کے لیے اپنا اور جو اس پر عمل کرے ان سب کا ثواب ہے لیکن دین میں ایسا نیا کام جاری کرنا جو قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو مردود ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک تجدید دین ہے اور ایک احداث فی الدین، تجدید تو ایک شرعی بات کا اجرا ہے، یا لوگوں کو دین کے لیے بیدار کرنا اور احداث فی الدین یہ ہے کہ جو امر قرآن و حدیث سے ثابت نہیں اس کو دین میں داخل کرنا۔

پہلا کام بہت اچھا ہے اسی کی خاطر اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو بھیجتا ہے جو دین کی تجدید کریں اور دوسرا کام گمراہی ہے، اس لیے اس کو مردود فرمایا گیا ہے۔ سائل کا سوال دوسرے سے ہے، مجیب (مولوی عبداللہ درخواستی) نے اول کے ساتھ جواب دے دیا، اسی کو کہتے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسماں۔ خدا تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

نوٹ:

طریقہ دعاء کا جو مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا۔ ٹھیک ہے، چنانچہ دعائے قنوت وتر میں درود شریف آخیر میں اور آمین بھی آخیر میں آئی ہے، چنانچہ ابو زہیر نمیری کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے دعا بہت عاجزی سے مانگی، نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے دعا کی قبولیت کو واجب کر لیا اگر ختم کرے۔

ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کس شے کے ساتھ ختم کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آمین کے ساتھ

(مشکوۃ باب فی الصلوۃ فصل ثانی) (عبداللہ امرتسری روپڑی جامعہ اہل حدیث لاہور) (تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ۱۶ شمارہ نمبر ۷)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 156

محدث فتویٰ